بحمد اللہ والمنہ
ساغر دکن
۱۳۳۵ ف
حصہ اوّل
المعروف
گلدستہ شیدا
مصنفہ
شیخ احمد شیدا قندھاری منشی ٹپہ خانہ سرکار عالی
مطبوعہ اعظم اسٹیم پریس چار مینار
حیدرآباد دکن

ھوالکل — یا معین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱ بیشک رحیم ہے تو رحمت نشان والے

ہے حمد تجھکو زیبا کون و مکان والے — اے ربّ ہر دو عالم دونوں جہان والے

بے مانگے دے رہا ہے روزی سبھی کو یارب — بیشک رحیم ہے تو رحمت نشان والے

روز جزا کے مالک خالق ہمارا تو ہے — سجدہ تجھ ہی کو زیبا او آسمان والے

امداد چاہتے ہیں تجھ ہی سے اے خدایا — رستہ دکھا دے سیدھا دونوں جہان والے

وہ راستہ دکھا تو پروردگار عالم — جس پر چلا کئے ہیں گن اور گیان والے

ملتی اسے ہے نعمت درگاہ سے تیری یارب — ٹھہرے نظر میں تیرے جو عزو شان والے

ان سے غرض نہیں ہے جن سے خفا ہوا تو — یہی مدعا ہے میری رحمت نشان والے

گمراہ ہوے جو تجھ سے ان کی نہ رہ چلانا — کر رحم اے خدایا رحمت نشان والے

کرلے قبول یارب شیدا کی التجا تو — ہووے کرم سبھی پر بے مثل شان والے

کہیں جو نام محمد سنو درود پڑھو

رسول پاک پہ اے مومنو درود پڑھو — خدا کے دوست پہ اے دوستو درود پڑھو

نجات کیلئے کافی ہے ورد یہ اچھا — حضور قلب سے اے صاحبو درود پڑھو

اگر چہ ہوتی نہ ہو جب کسی کی مشکل حل — ہمیشہ رات میں بیٹھا کرو درود پڑھو

درود پڑھنے سے دل آئینہ سا ہو جاوے — خود اسمیں آپ کو دیکھا کرو درود پڑھو

ادھر ادھر کی نہ باتیں کرو عزیزو تم — ادب سے مدحت والا سنو درود پڑھو

اگر ہو حق کی طلب زاہدو یہ لازم ہے — رسول پاک کو راضی کرو درود پڑھو

درود پڑھنے سے کلفت بھی دور ہوتی ہے — صبح میں شام میں لے عاجزو درود پڑھو

بیٹھو محفلِ میلاد میں خوشی سے — حضور آئے ہیں لے مومنو درود پڑھو

دہن کو کرکے معطر گلاب سے شیدا — کہیں جو نامِ محمد سنو درود پڑھو

کالی کملی میرے حق میں ہے دوشالا تیرا

مرتبہ سب سے نرالا ہے دو بالا تیرا — ہے رسولِ عربی جگ میں اُجالا تیرا

حسنِ یوسف سے مکان ہوتا تھا روشن لیکن — یا محمدؐ ہوا دو جگ میں اُجالا تیرا

انبیاء ایک سے ایک آئے ہیں دنیا میں مگر — کیا ہی ہے رتبہ سوا برتر و بالا تیرا

کہتے تھے حور و ملائک یہہ زباں سے ہردم — کون سمجھا ہے شہا رتبۂ اعلےٰ تیرا

کوئی کیا کرسکے توصیف بیاں پیارے نبیؐ — مدح خواں خود ہی ہوا باری تعالیٰ تیرا

حشر میں مجھکو بچائیگی وہ رحمت بن کر — کالی کملی مرے حق میں ہے دوشالا تیرا

نعتِ احمد کے سبب شیدا بروزِ محشر — ہوئیگا رتبہ بھلا برتر و بالا تیرا

چاہتا ہوں میں دوا دردِ جگر سے پہلے

آپ ظاہر ہوئے خورشید و قمر سے پہلے — اے میرے پیارے نبیؐ خلقِ بشر سے پہلے

ٹکڑے ٹکڑے ہوا دل پر کبھی میں اُف نہ کیا — ہوگیا کام مرے دل کا جگر سے پہلے

انبیاؤں سے بہت معجزے دنیا میں ہوئے — ٹپکا نکلا ہے بھلا کس کا کمر سے پہلے

آرزو کس لئے ہو مجھکو خضر کی ہر آن — رہبری عشق نے کی میرے خضر سے پہلے

بے خبر میرے مسیحا ابھی بگڑا کیا ہے — چاہتا ہوں میں دوا دردِ جگر سے پہلے

لبِ اعجاز جو ہل جائے شفاعت ہوئے — ہوگی ہر ایک خطا معاف نظر سے پہلے

التجا ہے یہی شیدا کی میرے ربِ غفور — عفو ہو میری خطا روزِ حشر سے پہلے

چمکتی بجلیاں رحمت کی ہیں چھائی گھٹا ہر سو

مدینے سے چلی آتی ہے اب بادِ صبا ہر سو — کہ رحمت کی گھٹا چھائی ہے دیکھو جا بجا ہر سو

جو نبی کیجیے روضۂ اقدس میرے مولا میسر آ جا
پھر سے ہٹیں گے نہ وہ ہرگز تیرے در کا گدا ہر سو

جدہر تا بیک میں دیکھا ہی آیا نظر مجھکو
چمکتی بجلیاں رحمت کی ہیں چہائی گھٹا ہر سو

شبِ میلاد میں آئی ندا اللہ اکبر کی
گرے بت ٹوٹ کر اوندہے گئی جب یہہ صدا ہر سو

دیا اسلام کو رونق شہِ لولاک کے پیچھے
ابا بکرؓ و عمرؓ عثمانؓ علیؓ شیرِ خدا ہر سو

ہوئی کافور گرمی اور تکریں ہوگئے شیدا
مدینے سے جب آئی تبریں ٹھنڈی ہوا ہر سو

رستہ تیرے کوچے کا اے یار بڑا اسپڑا

الفت میں تیرے پیارے کیا حال میرا بگڑا
اب کس سے کہوں جاکر یہہ درد بہرا دکھڑا

اللہ رے بچپن میں ہے ناز و ادا کیا کیا
یہہ عہدِ جوانی میں ہاریگے دکھا مکھڑا

کیا گیسو کو اپنے تم پیچوں میں جمایا ہے
مجھ حالِ پریشاں کو زنجیر لگا پکڑا

فرقت میں تڑپتا ہے جی جان کو کھوتا ہے
اب کون کہے اُن سے یہہ درد بہرا دکھڑا

اے بادِ صبا سچ کہہ دیتا ہوں قسم تجھکو
معلوم تجھے کچھ ہے کیوں یار میرا اکڑا

کہیو جو صبا جاکر بے کہٹکے انہیں اتنا
کچھ خرچ نہیں ہوتا کیا اسمیں تیرا بگڑا

اب لطف و کرم سے تم دلوا دو مجھے ٹکڑا
تن پوشی کو دو گز کا ہو جائے عطا کپڑا

طاقت نہیں اٹھنے کی چلنا تو بہت مشکل
اٹھنے کو میرے پیارے ہو جائے عطا لنگڑا

ثانی ذبیح اللہ کے امداد سے شیدا کو
رستہ تیرے کوچے کا اے یار بڑا اسپڑا

رقیب سے وہ نظر اپنی جوں ملائیں گے

شبِ وصال میں کیا کیا مزے اڑائیں گے
الٰہی گر انہیں پہلو میں اپنے پائیں گے

فراقِ یار میں گر تن سے جان جائے نکل
تو دل میں وصل کا ارمان لیکے جائیں گے

چلے گا سینے پہ میرے یہہ خنجرِ خونخوار
رقیب سے وہ نظر اپنی جوں ملائیں گے

مثالِ ماہیِ بے آب پائیں گے لاکھوں
نگاہِ ناز وہ جس دم جدہر اٹھائیں گے

چھپے گی آنکھوں سے میرے وہ صورتِ زیبا
منہ اپنا منہ سے میرے وہ اگر ملائیں گے

خبر خودی کی نہ مطلق رہیگی اے شیدا ‌‌ ‌ جب اپنا روئے منور ہمیں دکھائیں گے

گنہ بخشانہ جاتا حشر تک حوا و آدم کا

ہوا ہے عشق مجھکو اس شہنشاہ دو عالم کا ‌ ‌ کہ جس کے وجہ سے رتبہ بڑھا اولاد آدم کا

پڑا نور قدم جس وقت اس خورشید عالم کا ‌ ‌ ستارہ بن گئے ہر ذرہ زمین کا عرش پر چمکا

بھلا کیا وصف ہو اس باعث ایجاد عالم کا ‌ ‌ کہ وہ فخر بری فخر ملک ہے فخر آدم کا

نہیں ہوتا توسل اے شفیع المذنبین تیرا ‌ ‌ گنہ بخشانہ جاتا حشر تک حوا و آدم کا

لگا چسکا جسے مئے کا میرے واعظ نہ تو سمجھا ‌ ‌ خدارا کچھ تو پینے دے ہمیں ہرگز نہ تو دھمکا

چلو دربار اقدس میں برآئینگی مرادیں سب ‌ ‌ کہ وہ مختار کل سرور ہے دیکھو سارے عالم کا

غلامان نبی ہوں اور نہیں پروا مجھے شیدا ‌ ‌ تو پھر کیا خوف مجھکو حشر کا نار جہنم کا

پہلی منزل ہی مسافر کو کڑی رہتی ہے

آنکھ بند اس لئے ہر آن گھڑی رہتی ہے ‌ ‌ روضۂ پاک کی تصویر کھڑی رہتی ہے

پوچھا یاروں نے شہا کس لئے خاطر ہے ملول ‌ ‌ بولے امت کی مجھے فکر بڑی رہتی ہے

کیا کہوں شوق زیارت میں مجھکو ہر دم ‌ ‌ وقت نزع بھی میری روح اڑی رہتی ہے

قبر میں چشم بہ امید وصال حضرت ‌ ‌ اس قدر روتی ہے بارش کی جھڑی رہتی ہے

خاتمہ خیر ہو کیا جسکو نہ ہو عشق نبی ‌ ‌ پہلی منزل ہی مسافر کو کڑی رہتی ہے

قابل فخر ہے اے یارو اسی کی قسمت ‌ ‌ لاش جس شخص کی طیبہ میں گڑی رہتی ہے

ہے وسیلہ میرا وہ دونوں جہاں میں شیدا ‌ ‌ میری اب کون سی مشکل جو اڑی رہتی ہے

ہوا ہوگا نہ تم سا کوئی بشر سرکار دو عالم صلی علی

محبوب خدا شہ جن و بشر سرکار دو عالم صلی علی ‌ ‌ سرتاج نبی ہو فخر بشر سرکار دو عالم صلی علی

اے سرور کل اے شاہ رسل اے مہر ہدی اے ماہ سبل ‌ ‌ ہوا ہوگا نہ تم سا کوئی بشر سرکار دو عالم صلی علی

بلوا لو خدارا شاہ عرب گھبراتا دکن میں جی ہے اب ‌ ‌ دکھلا دو مجھے وہ طیبہ نگر سرکار دو عالم صلی علی

سر پہ ہے گناہوں کی گٹھڑی لغزش ہے قدم میں اور کوئی
بتلادو مجھے میں جاؤں کدھر سرکار دو عالم صلی علی

ناچیز و ادنیٰ گدا ہوں میں فرقت میں تڑپتا سدا ہوں میں
اک نیم نگاہ ہو خادم پر سرکار دو عالم صلی علی

دابیگی ہلا مجھے کیسی قبر ہٹ جائیگی وہ بھی یہہ سنکر
میں شیدا خادم ہوں کمتر سرکار دو عالم صلی علے

لیجائیں فرشتے جو سوئے سقر میں جاؤں نہ ان سے یہہ کہکر
ہوں شیدا نبی شہ جن و بشر سرکار دو عالم صلی علی

وہ پاک طیبہ کے ہم انتظار بیٹھے ہیں

بہ بزم میلاد میں ہم بیقرار بیٹھے ہیں
جدھر ہی دیکھو ادھر بے شمار بیٹھے ہیں

دکھاؤ چہرۂ زیبا خدارا پُر انور
ادب سے سیکڑوں لاکھوں ہزار بیٹھے ہیں

نقاب رُخ سے اُٹھاکر خدارا ہم سبکو
ذرا تو دیکھو ادھر بے شمار بیٹھے ہیں

نہیں ہے خواہش خلد بریں ذرا ہمکو
وہ پاک طیبہ کے ہم انتظار بیٹھے ہیں

بلا لو روضۂ اقدس پہ جلد دکھلادو
تمہارے دید کے ہم بیقرار بیٹھے ہیں

نہ ہو تو حشر میں شیدا کو اور ان سبکو
جو آکے بزم میں یاں بیشمار بیٹھے ہیں

یہہ سوتی مقدر جگاکر تو دیکھو

تعین کا پردہ اٹھاکر تو دیکھو
نظر اپنی اُن سے ملاکر تو دیکھو

جب ہی جانوں زاہد تیری زاہدی کو
ذرا اُن سے آنکھیں لڑاکر تو دیکھو

وصالِ صنم کی کہوں کیا میں لذت
یہ رنگِ دوئی کو مٹاکر تو دیکھو

ملے جب ہی لذت ہو ارمان پوری
فقیرانہ صورت بناکر تو دیکھو

وصالِ صنم کیوں نہ حاصل ہو ہردم
سبق من عرف کا دُہراکر تو دیکھو

تڑپ بیقراری سے کیا فائدہ ہے
یہہ فرشِ نگاہ کو بچھاکر تو دیکھو

ہے منظور گر دید بازی تو اول
بصیرت کا سرمہ لگاکر تو دیکھو

ابھی شیخ کو اپنے آنکھوں میں رکھکر
پھر دنیا کو سٹ کا لگاکر تو دیکھو

مدد سے قریب الوطن کے اے شیدا
یہہ سوتی مقدر جگاکر تو دیکھو

محمد سیم کی بوٹی ہمیں جوں جوں پلائیں گے

جدائی میں محمدؐ کب تلک ایسا رلائیں گے
یہہ آوارہ مجھے کب تک یہاں در در پھرائیں گے

ہمیں در تک بلاؤ یا کبھی تو خواب میں آؤ
میری سوئی مقدر کو بھلا کب تک جگائیں گے

نہیں بھاتا مجھے کچھ بھی ہوا بیزار دل میرا
دکن سے کب تلک ہم جانب طیبہ بلائیں گے

فراقِ درد سے ایسا ہوا مجبور ہوں واللہ
میرے زخم جگر پہ کب بھلا مرہم لگائیں گے

سمائی تیرے کوچہ کی ہوا کچھ ایسی آنکھوں میں
ملے گر لاکھ جنت تو بھلا ہم ہرگز نہ بھائیں گے

دکن سے جانبِ طیبہ سفر جس دن الٰہی ہو
تمنا آرزو ارمان سب اپنے دل کی پائیں گے

حکم ہو جائے گر طیبہ میں آنے کیلئے ہم کو
جو جاتے ہیں وہاں پاؤں سے تو ہم سر سے جائیں گے

نشہ آنکھوں میں چڑھ جائے حقیقت ساری کھل جائے
محمد سیم کی بوٹی ہمیں جوں جوں پلائیں گے

ادب سے دست بستہ سر بسجدہ ہو کے شیدا ہم
مصیبت کا پریشانی کا دکھڑا سنائیں گے

ایک ہی پیالے میں سرشار بنا دے ساقی

جام توحید مجھے میرے پلا دے ساقی
تیرے صدقے مجھے مستانہ بنا دے ساقی

رُخِ روشن سے نقاب اپنا اٹھا دے ساقی
صورتِ شاہدِ معنی کو دکھا دے ساقی

خم کا خم آج میرے منہ سے لگا دے ساقی
باغِ وحدت کی مجھے سیر کرا دے ساقی

آج میخانہ پہ کیا دھوم ہے میخوار و نکی
تو بھی میخانے کو للہ لٹا دے ساقی

جھومتے کہتے ہیں میخانے میں میخوار تمام
خوب دل کھول کے پُر کیف پلا دے ساقی

التجا ہے یہی میخانہ میں میخوار و نکی
جام بھر بھر کے مئے ہوشربا دے ساقی

جیتے آواز پہ اور ناز پہ مرتے ہیں تمام
ابھی اُٹھ بیٹھے اگر تم کی صدا دے ساقی

اسی امید میں مدت سے کھڑا ہے شیدا
ایک ہی پیالے میں سرشار بنا دے ساقی

الٰہی موت آجائے مزا کیا ایسے جینے میں

الٰہی کون پہنچائے خبر میری مدینے میں
گذرتی ہے صبح سے شام تک آنسو بہانے میں

فغاں میں آہ میں فریاد میں اور تلملانے میں — سنائیں درد دل طاقت اگر ہے سننے والے میں
نہیں لازم محمد مصطفیٰ اپنے غلاموں کو — رلانے میں ستانے میں مزا کیا دل دکھانے میں
اگر ہوئے گذر میرا مدینے میں تو اے یارو — تو رکھ دوں گا مدینے کو میں اپنے دل میں سینے میں
مدینہ جاؤں پھر آؤں دوبارا یاں سے پھر جاؤں — گذر جائے عمر میری الٰہی آنے جانے میں
منجم دیکھکر میرے ستاروں کو ذرا کہدے — گذر ہو جائیگا میرا وہاں کس دن مہینے میں
ہے شیدا دکن میں اور آقا ہو مدینے میں — الٰہی موت آجائے مزا کیا ایسے جینے میں

یہہ کیا مجھہ پہ فضلِ خدا ہو رہا ہے

یہہ ذکرِ حبیب خدا ہو رہا ہے — جدہر دیکھو صلِّ علیٰ ہو رہا ہے
درود و سلام اے محبو پڑھو تم — کہ ذکرِ رسولِ خدا ہو رہا ہے
محمد دکھاؤ ہمیں اپنی صورت — یہی تذکرہ جا بجا ہو رہا ہے
غضب ہے تمہاری وہ موہنی صورت — کہ جس پہ میرا دل فدا ہو رہا ہے
کبھی دھیان رخ کا کبھی یاد گیسو — یہی شغل صبح و مسا ہو رہا ہے
ہے جب سے تصور میرے دل میں حضرت — مکان دل کا عرشِ علا ہو رہا ہے
تمہارے حسن کی ہوئی شہرت ایسی — کہ چرچا یہی جا بجا ہو رہا ہے
وہ آئے ہیں گھر میں میرے بلائے — یہہ کیا مجھہ پہ فضلِ خدا ہو رہا ہے
خضر کی مجھے آرزو کس لئے ہو — میرا عشق جب رہنما ہو رہا ہے
تڑپتا کوئی ہے کوئی بک رہا ہے — عجب میکدہ میں مزا ہو رہا ہے
بھلا اس پہ شیدا نہ قربان جائے — کہ جس پہ خدا خود فدا ہو رہا ہے

دیکھو لو ہم پھرتے ہیں سر اپنا لیکر ہاتھ میں

کس ادا سے دل میرا وہ مسکرا کر ہاتھ میں — چلدیا وہ ہائے کیا لیکر ستمگر ہاتھ میں
آنکھ میں آنسو جگر میں درد لب پر آہ سرد — تھامے پھرتا ہوں کلیجہ اپنا لیکر ہاتھ میں

بیقراری نے مجھے رکھا نہ دم بھر ایک جا
پھر رہا ہوں جذب الفت لیکے گھر گھر ہاتھ میں

تیرے دیوانے کی گت کیا بنگئی بازار میں
مارتے ہیں کتنے لڑکے لیکے پتھر ہاتھ میں

خون بہے گا کس کا کس کا دیکھنا مقتل میں آج
بن سنور کر آ رہا ہے لیکے خنجر ہاتھ میں

جتنا چاہے ظلم کرلے او بت بیداد گر
دیکھو لو ہم پھرتے ہیں سر اپنا لیکر ہاتھ میں

جانے والے جا چکے ہیں دیر و کعبہ کی طرف
میں چلا ہوں یار کے گھر لیکے بستر ہاتھ میں

آپ بینی کا ہوا جب شوق تو بس برملا
آئینہ لاکر دیا گھر سے سکندر ہاتھ میں

روز محشر پیش داور کیا بنے شیدا تیری
جائیگا جب لیے سیہ کاری کا دفتر ہاتھ میں

برائے دستگیری یا محمد مصطفےٰ آؤ

محمد مصطفےٰ آؤ شہ ہر دو سرا آؤ
پڑا ہوں میں تو مشکل میں مرے مشکل کشا آؤ

مصیبت میں پریشانی میں ہوں میں مبتلا حضرت
میرے اس درد و غم کا کچھ تو سن لو ماجرا آؤ

تلاطم میں ہے کشتی اور ہوا بھی ہے مخالف یا
ہے دریائے معاصی جوش پر اے ناخدا آؤ

خیال پاک میں ایسا فنا کر دو مجھے اپنے
جدھر دیکھو نظر مجھکو محمد مصطفےٰ آؤ

بصیرت کی ہے خواہش آئے محبوب پہلے آنکھوں میں
رسول پاک کے در کی ذرا مٹی لگا آؤ

الٰہی وہ دن کب آئیگا صبا آکر کہے مجھ سے
بلاتے ہیں محمد مصطفےٰ جلدی چلا آؤ

کمینہ آپ کا شیدا دکن میں ہے وہ اوا
برائے دستگیری یا محمد مصطفےٰ آؤ

کملیا کی کشتی بنائے چلا جا

تشوق میں آنکھیں لڑائے چلا جا
پہلا ان سے لو تو لگائے چلا جا

اکیلا رہے ساتھ کوئی نہ ہوئے
فقط جذبۂ دل دبائے چلا جا

اگر نا مہرباں ہوں ملاح کشتی
کملیا کی کشتی بنائے چلا جا

مصلی رہے ساتھ تسبیح نہ تیرے
فقط ان سے لو تو لگائے چلا جا

میرے پیر و مرشد نے نسخہ بتایا
عمل اس کا سب کو کرائے چلا جا

اگر ڈھونڈھنا ہو خدا کو تو پہلے تو اپنے خودی کو مٹاتے چلا جا

کوئی پوچھیں تجھ سے ہے شیدا تو کس کا محمد محمد بتاتے چلا جا

عفو ہو میری خطا شافیع محشر کیلئے

دل تڑپتا میرا دیدار پیمبر کے لئے صاحب اُمّی لقب شافع محشر کیلئے

صبح سے شام تلک شام سے تا بسحر نعت گوئی سے نہ فرصت ملی دم بھر کیلئے

واعظو روز قیامت سے خطر کیوں ہو مجھے جب نبی آپ سا ہو شافیع محشر کیلئے

جلد بلوالو عرب میں میرے اے شاہِ عرب ہند میں جی نہیں لگتا میرا دم بھر کیلئے

ہے یہی التجا اے باری تعالی تجھ سے عفو ہو میری خطا شافع محشر کیلئے

دیکھکر محفلِ میلاد میں میرے اعدا رشک کرتے ہیں تڑپتے ہیں مقدر کیلئے

ہے یہی آرزو شیدا دلِ کمتر کی مدام وقف ہو اپنی زباں ذکرِ پیمبر کے لئے

مجلسِ میلاد حضرت آج میرے گھر میں ہے

جسکو کہتے ہیں حجرِ اسود وہ میرے سر میں ہے وہ تیری تصویر پیاری پتلیوں کے تر میں ہے

جس نے دیکھا ابروے مژگاں تو گھایل ہو گیا کب مزہ نوکِ سناں میں کب کسی خنجر میں ہے

کیوں نہ ہو پُر نور آنکھیں دل بھی روشن ہو میرا مجلسِ میلادِ حضرت آج میرے گھر میں ہے

ماتمِ حسنین کے باعث ہے اک عالم بپا ہے زمیں کو زلزلہ اور آسماں چکر میں ہے

شغل اِلّا اللہ کی کیوں کر کریں کوشش نہ ہم جس سے پاتے ہیں خدا کو وہ اسی منتر میں ہے

ہے عبث دیر و حرم میں ڈھونڈھتے پھرتے ہو تم جستجو شیدا ہے جسکی وہ تو اپنے گھر میں ہے

دم میرا آپ کے چوکھٹ پہ پیمبر نکلے

یہ تمنا مری اے شافیع محشر نکلے دم میرا آپ کے چوکھٹ پہ پیمبر نکلے

دیکھکر روے مبارک کو ملایک بولے جس سے روشن ہے جہاں وہ مہِ انور نکلے

جب شفاعت کیلئے شافع محشر نکلے غل ہوا حشر میں لو شافع محشر نکلے

شبِ معراج ندا آتی تھی ہر سمت سے یہہ | شیفتہ جس پہ خدا وہ پری پیکر نکلے
غل اٹھا حشر میں یہہ دیکھکر حالِ شیدا | اوج پر مصلِ علیٰ ایسا مقدر نکلے

محبوبِ خدا تیرے دامن کی ہوا ہووے

جس دم قفسِ تن سے روح میری جدا ہووے | محبوب الٰہی کی خدمت میں رسا ہووے
مشہور مسیحا ہیں مُردوں کو جلاتے ہیں | اِس دردِ محبت کو تھوڑی سی دوا ہووے
آئے گا نظر ہمکو بے پردہ جمالِ حق | عشقِ شہِ طیبہ کا جس دل میں چھپا ہووے
جس سر میں سمایا ہے سودا تیرے روضہ کا | اُسکو کبھی جنت کی پروا نہ ذرا ہووے
جب گرمیِ محشر سے تڑپینگے گنہگاراں | محبوبِ خدا تیرے دامن کی ہوا ہووے
نسبت ہم میں ہیں پوشیدہ ہم اُسکے پجاری | مسجد میں نماز اپنی کیا خاک ادا ہووے
ہے آرزو یہہ مری طیبہ میں گذر ہوکر | دن رات شہا تیرے در پر یہہ پڑا ہووے
خم خانہ والا سے خواجہ تیرے شیدا کو | اک جام مئے وحدت پر کیف عطا ہووے

کب نام رہا باقی کیا حال ہوا دیکھا

میں دیکھہ لیا اُسکو جس نے کہ خدا دیکھا | میں پا ہی لیا اُسکو جس نے کہ کہا دیکھا
ملبوس پہن اعلیٰ ایک ہاتھہ میں لے لے عصا | تو گھر سے خودی کے جب نکلے تو خدا دیکھا
کیوں ڈھونڈھتے پھرتے ہو اندھے کے طرح ناحق | گھر اپنے آسے رکھکر فرمائے کیا دیکھا
جو خود کو نہیں کھویا کیا خاک بھلا دیکھا | جو آپ کو کھویا ہے اُس نے تو خدا دیکھا
پانی میں نمک رکھکر تو دیکھہ ذرا اُسکو | کب نام رہا باقی کیا حال ہوا دیکھا
ایسا ہی مٹا لینا تو اپنی خودی شیدا | گھل جا تو نمک جیسا جب جانوں بنا دیکھا

مرے آقا مدینہ بلا دے مجھے
رُخِ روشن خدا را دکھا دے مجھے

اے صبا بہرِ خدا پہنچا دے میرا یہہ پیام | عرض کرنا مری جانب سے تو پہنچا کے سلام

کب تلک یہہ ہند میں تڑپا کرے ادنیٰ غلام — لیجئے جلدی خبر اے سید خیر الانام

اپنا روضۂ اطہر دکھاؤ مجھے

بیکسوں کے حال پر کچھ رحم کرنا یا نبیؐ — ہو تمہیں ہم بے ٹھکانوں کا ٹھکانا یا نبیؐ

مجھ دلِ مضطر کو یثرب میں بلانا یا نبیؐ — کب تلک یہہ صدمۂ فرقت اٹھانا یا نبیؐ

اپنی چاند سی صورت دکھاؤ مجھے

جلوہ دکھلا دو ہمیں معراج کے جانیوالے — آن کی آن میں پھر لوٹ کے آنیوالے

عاصیوں کو غمِ محشر سے بچانیوالے — ہووے کچھ لطف ادھر حق کے بتانیوالے

سید حارستہ وہ آقا دکھاؤ مجھے

کثرتِ عصیاں سے آقا ہوں بہت میں شرمسار — کر چکا ایسے گناہ جس کا نہیں ہے کچھ شمار

تم سوا پھر کون ہوگا اس جگہ حامی کار — شافع محشر بنایا آپ کو پروردگار

اپنی کملی میں آقا چھپاؤ مجھے

آپ کی ہی کیا نرالی شان اے سرکار ہے — بارگاہِ رحمۃ اللعالمین سرکار ہے

ناؤ شیدا کی پرانی پڑ گئی منجدھار ہے — یک نظر ہو جائے گر آقا تو بیڑا پار ہے

ڈوبی کشتی کو مرے تراؤ مجھے

عالم میں ہوا شہرہ بدرِ کمال نکلا

پردے سے چھن کے جسدم نورِ جمال نکلا — شیدا ہوے ہزاروں کیا بے مثال نکلا

تو پہلے بنا سب کے پھر خلق ہی تجھ سے — آخر میں نبی بنکر کیا خوش خصال نکلا

جاتی رہی تاریکی ہر ذرہ چمک اٹھا — عالم میں ہوا شہرہ بدرِ کمال نکلا

بت گر کے ہوے ریزہ اور کفر ہوا غارت — جب آمنہؓ بی بی کا وہ نونہال نکلا

دیکھی گئی نہ تجھکو تشنہ لبی ذبیح کی — زم زم کی شکل بنکر آبِ زلال نکلا

سبطِ نبی کی تجھکو جب آزمائی ٹھیری — میدانِ کربلا میں جنگ و جدال نکلا

فوجِ اعدا میں یہہ غل ہر چہار سو مچا ہے — دیکھو حرم سے اٹھنے زہرا کا لال نکلا

کب برتر و اعلیٰ ہے شاہی یہہ غلامی سے — قسمت میں اگر دیکھو حضرت بلال نکلا

کرنے تمنا پوری بادہ کشوں کی حضرت — اپنے بغل میں شیشہ لیکے کلال نکلا

دامن پکڑ لو دوڑو مانند زلیخا کے — پیاری ادا سے دیکھو یوسف جمال نکلا

جب عشق ترقی پر دیکھا تو کہا سب نے — شیدا تیرا سراپا یہ کیا ہے زوال نکلا

میری آنکھوں میں مرے آنکھ کے تارے آجا

دست بستہ ہیں کھڑے سارے کے سارے آجا — آجا اے اُمتِ بیکس کے سہارے آجا

پارہ پارہ ہوا دل کس سے کہیں حال سوا — غمِ فرقت نے تیرے ہمکو زبوں حال کیا

لذتِ درد سے اب — دل کلسے ہے حال عجب

راہ تکتے ہیں تیری سارے کے سارے آجا

دردِ دل کے لئے ہم تجھ سے دوا چاہتے ہیں — اے مسیحائے زماں تجھ سے شفا چاہتے ہیں

دلِ بیمار کو اب — مرہم دید طلب

مضطرب حال ہیں بیمار تمہارے آجا

آ مرے پاس تو ہو جائے یہہ دل کی ٹھنڈک — میرے سینے میں سما جا میرے دل کی ٹھنڈک

مرے محبوب خدا — تجھ پہ خالق ہے فدا

مری آنکھوں میں میرے آنکھ کے تارے آجا

ہر گھڑی نام تیرا وردِ زباں رہتا ہے — بس یہی شغل مجھے آٹھوں پہر رہتا ہے

اے میرے پیارے نبی — ہاشمی مطلبی

مرے جانی میرے دلبر میرے پیارے آجا

گردشِ دورِ فلک نے ہے ستایا ہم کو — اب کہا جاکے کہیں حال برا ہے کس کو

کون ہے تیرے سوا　　ملجا و ماوا میرا
در بدر پھرتے ہیں ہم جان کو ہارے آجا

عاصی شیدا کی یہی عرض ہے یا سرورِ دیں　　مجھے طیبہ میں بلانا مجھے یا سرورِ دیں
تو اگر میرا بنے　　بخت خوابیدہ جگے
میں سنور جاوں تو زلفوں کو سنوارے آجا

دکھلا دے ہمیں طیبہ او سائیں مدینے کے

تمہارے ہجر جدائی میں حال ہے ابتر　　کبھی ہے دردِ گلو اور کبھی ہے دردِ سر
کبھی ہے دردِ شکم اور کبھی تو دردِ جگر　　تڑپ رہا ہے ہر ایک حال میں دلِ مضطر
ہم آپ کے کہلا کے　　کیوں آہ پھریں بھٹکے　　مجبور ہوئے ایسے　　مرنے کے نہ جینے کے　　دکھلا دے
لبوں پہ آگیا دم کب تک آہ سرد بھرے　　نہیں سنبھلتا کہاں تک جگر پہ ہاتھ دھرے
کیا یوں ہی خستہ شیدا تڑپ تڑپ کے مرے　　پیام کس سے پہنچے کلام کس سے کرے
ہر روز نئی آفت　　ہر روز نئی زحمت　　کب تک رہے یہ حالت کھانے کے نہ پینے کے　　دکھلا دے
غریب بندۂ بے زر کی کون سنتا ہے　　حقیر و بیکس و کمتر کی کون سنتا ہے
دہائیاں دلِ مضطر کی کون سنتا ہے　　قفس میں طائرِ بے پر کی کون سنتا ہے
یہ حالِ دلِ کمتر　　اب کس سے کہیں جاکر　　ہے کون کرم گستر　　وہ راہ دکھانے کے　　دکھلا دے
غمِ فراق کے رنج و ملال کس سے کہیں　　ہوئی ہے جان بھی تن پر وبال کس سے کہیں
دلِ حزیں میں ہیں کیا کیا خیال کس سے کہیں　　خبر لو شاہ مدینہ یہ حال کس سے کہیں
وہ ہائے شبِ فرقت　　کیونکر یہ کٹے حضرت　　شیدا نہیں اب طاقت　　یہ صدمے اٹھانے کے　　دکھلا دے

پیشانی مری ہوگی سنگِ درِ جانانہ

دربار گرامی ہے دربار فقیرانہ　　طیبہ جسے کہتے ہیں ہے خاص نبی خانہ
کاندھے پہ کملیا ہے کیا ٹھاٹ گدایانہ　　حالت ہے فقیرانی صورت ہے امیرانہ

بوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ حیدرؓ سے ہوا ظاہر — یہہ طرز محبانہ یہہ طرز رفیقانہ

حیوان تھے مگر ہمکو انسان بنایا ہے — بتلا کے ہمیں اپنا اخلاق کریمانہ

دن رات جمع سارے بیمار محبت ہیں — پھر کیوں نہ تیرا کوچہ سمجھیں نہ شفاخانہ

ہووے جو گذر میرا تو آرزو پوری ہو — پیشانی مری ہو گی سنگِ درِ جانانہ

یہہ زہد ہلاک تک لو جام پیو شیدا — ہو گا نہ کبھی بند یہہ دروازہ میخانہ

عاشقوں کا گل کہیں ہوتا ہے کیا دیکھا چراغ

مرے دل میں ہے بنا داغِ تمنا کا چراغ — ہو گیا روشن مرے گھر میں یہ کیا اچھا چراغ

بے بلائے مرے گھر جب آتا ہے وہ شمع رو — تو جلاتا ہوں میں مسجد میں تیرا گھی کا چراغ

جستجو ہم نے بہت کی پر نہیں پایا تمہیں — چار جانب ہاتھ میں لیکے پھرا ہر جا چراغ

یا الٰہی ہے دعا روشن رہے یہہ حشر تک — اعلیحضرت میر عثمان علی خان کا چراغ

ہر سو جھونکے آئیں گر بادِ مخالف کے تو کیا — عاشقوں کا گل کہیں ہوتا ہے کیا دیکھا چراغ

کب رہے باقی ضرورت شمع کی اس قبر پر — جس کا ہر ایک داغ دل جب بن گیا خاصا چراغ

جان دیدہ خاک میں مل جاؤ پروانو ابھی — شام ہو جانیکو ہے محفل میں آئے گا چراغ

تاریکی جاتی رہی اور کفر غارت ہو گیا — جب ہوا مکہ میں روشن نورِ وحدت کا چراغ

تند ہوا کے جھونکوں سے شیدا بچاؤ شمع کو — ہو نہ جائے گل کہیں یہ نورِ ایماں کا چراغ

رسول اللہ کی سرکار دیکھو

اگر ہے دیکھنا اے یار دیکھو — مدینے کو چلو دربار دیکھو

تمہیں گر دیکھنا شانِ خدائی — رسول اللہ کی سرکار دیکھو

عجب رحمت برستی ہے وہاں پر — درو دیوار پر انوار دیکھو

بپا تھا عرش پہ یہہ شور ہر جا — وہ آتا احمدِ مختار دیکھو

مجھے کھینچنگے جس دم آ فرشتے — پکاروں گا ابھی سرکار دیکھو

فراقِ درد میں کیا بے کلی ہے | بُری ہے حالت بیمار دیکھو
بلا لیجئے درِ والا پہ حضرت | ہوا دل ہند سے بیزار دیکھو
ضعیف و ناتواں مجھکو سمجھکر | پریشان کر رہے اغیار دیکھو
تڑپ اور بے بسی ہے ناتواں دل | ستاتے ہیں مجھے ہر بار دیکھو
جدھر دیکھی اُدھر جی اُٹھے مردے | یہہ کیسی ہے نگاہِ یار دیکھو
رہو گے کب تلک شیدا دکن میں | چلو سرکار کا دربار دیکھو

مردہ کئے ہیں زندہ ٹھوکر لگا لگا کر

در پہ کھڑے شرابی آنکھیں لگا لگا کر | ترسا نہ ہمیں ساقی شیشہ دکھا دکھا کر
مدہوش ہیں تیرے در پر سر کو جھکا جھکا کر | دیتے دعا ہیں سارے ہاتھیں اُٹھا اُٹھا کر
ایسی ہمیں پلا دے رنگِ دوئی مٹا دے | یک رنگ تو بنا دے ساغر پلا پلا کر
ایسی شراب وحدت دے مرشد طریقت | دھو جائے نقشِ کثرت دل سے مٹا مٹا کر
ادنیٰ کمال تیرا محبوب ہیں مسیحا | مردہ کئے ہیں زندہ ٹھوکر لگا لگا کر
صورت ہمیں دکھا دے رنج و الم بھلا دے | میم محمدی کا پردہ اُٹھا اُٹھا کر
لذت ہمیں چکھا دے مستانہ تو بنا دے | عینِ عرب کا نقشہ ہر دم دکھا دکھا کر
سرور ہمیں کرو دو مشکور ہمیں کر دو | ہم دور سے آئے ہیں صدمے اُٹھا اُٹھا کر
کبتک یہہ سیہ کاری کبتک یہہ گنہگاری | اب عمر گئی ساری شیدا خدا خدا کر

فرقت میں یاسین کے پتھر نے رو دیا

یاروغمِ حسین میں پتھر نے رو دیا | شمس و قمر و ماہِ منور نے رو دیا
لڑتے گئے آپ تنہا اعدا ہزار تھے | یہہ حال دیکھ اہل ستمگر نے رو دیا
ناقہ سوار ہوپہنچ گیا کربلا میں جب | صغرا کے خط کو دیکھ کے شبر نے رو دیا
غُل ہو گیا جہاں میں حسینؑ ہو گئے شہید | زاہد و رند عابد و ذاکر نے رو دیا

کہرام مچ گیا دہیں محشر بپا ہوا
پرواز کرتے کرتے کبوتر نے رودیا

خون جبکہ تیکے فاطمہ صغرا گئی وہاں
تو پاتے ہی لحد میں پیمبرنے رودیا

خالی مقام دیکھکر حضرت حسین کا
محراب اور مسجد وغنبر نے رودیا

روئے اگرچہ حور و ملائک تو کیا عجب
دیکھو فلک پہ ماہِ منور نے رودیا

کیونکر نہ روئیں تڑپیں بھلا شیدا اہل جگ
فرقت میں یا حسین کے پتھر نے رودیا

ادنی کمال خواجہ

ہے بے مثال خواجہ
تیرا جمال خواجہ

آنکھوں میں بس رہا ہے
نورِ جمال خواجہ

دل میں سما رہا ہے
ہردم خیال خواجہ

بے کل بنا رہا ہے
حسن جمال خواجہ

بجلی تڑپ رہی ہے
ہردم خیال خواجہ

بیٹھا ہوں رہگذر میں
محوِ جمال خواجہ

ایک ہی نگاہ میں بسمل
کیا کمال خواجہ

قسمت اسی کے سمجھو
جو پائمال خواجہ

حق سے ملانا کیا ہے
ادنے کمال خواجہ

کیونکر خدا نہ بخشے
ہے بال بال خواجہ

محروم نہ جائے در سے
یہہ ہے مقال خواجہ

رہتا ہے مجھکو ہردم
شیدا خیال خواجہ

ہے بیشک فیض ربانی محی الدین جیلانی

میرے محبوب سبحانی محی الدین جیلانی
تو ہے معشوق یزدانی محی الدین جیلانی

مری بگڑی بنا دیجے مئے وحدت پلا دیجے
وہ بھر کر جام عرفانی محی الدین جیلانی

تیرے در کی گدائی جسنے کی وہ پائی سلطانی ہے بیشک فیض ربانی محی الدین جیلانی
یہی حسرت یہی ارمان یہی خواہش ہے اب دل کی دکھا دربار لاثانی محی الدین جیلانی
نہ عباسی نہ فیروزی نہ کافوری کوئی اچھا کہ رنگ دو رنگ صبح نورانی محی الدین جیلانی
بلا لیجیے وہاں پر یا مجھے بس عالم رویا دکھا دو چہرہ نورانی محی الدین جیلانی
حزیں و خستہ جان شیدا پڑا ہے ہند میں نالان بنا دو اپنا دربانی محی الدین جیلانی

اجمیری خواجہ اپنی صورت دکھادو

ہجر میں تورے خواجہ پیارے پھرتا ہوں بن بن چین بھلا کب آوے مجھکو بنا تورے بدرقہ
در پہ بلا برقع اٹھا
پیاری اپنی اللہ والی صورت دکھا دو
جا کے اپنی کس سے کہوں میں سنتا نہیں کوئی جو کچھ مرے دل میں ٹھنی کیا پورا کرے کوئی
تمرے سوا خواجہ پیا
کون سُنے یہہ عرضی موری بگڑی بنا دو
خواجۂ ہند ولی کے لقب سے جگ میں ہوئی پکار کون کرے پھر سوال پورا بنا توری سرکار
پیارے دھنی ہند کے ولی
حق کے تم ہو پیارے خواجہ حق سے ملا دو
ٹھاٹ باٹ سب ہی گ چڑھا کر دنیا سے پھر کر تن من اپنا جھاڑ صفا کر آیا ہوں پیا در پہ
من میں سما روپ دکھا
مجھکو اپنا خواجہ پیارے مست بنا دو
سنو سکھی ری بات بھید کی کہتی ہوں میں اب جا ویگی سب بیقراری لب سے ملے تو لب
پاس بلا برقع اٹھا
شیدا کو اپنے خواجہ اپنا بنا دو

پھر بھلا کیا لطف حاصل جبکہ یکجائی نہ ہو

عشق کامل غیر ممکن جبکہ سودائی نہو
بے مزہ وہ عشق ہے جسمیں کہ رسوائی نہو

شکل اپنی اے صنم جب تک کہ دکھلائی نہو
آرزو پھر اس دل مضطر کی بر آئی نہو

خوبروئی نے ہزاروں کو کیا گھایل تیرے
کون ایسا ہے بھلا جو تیرا سودائی نہو

ہوگئے عاجز طبیباں غیر ممکن ہے علاج
اے مسیحا جب تلک تیری مسیحائی نہو

تیرے سودائی کی حالت دیکھکر ہنستے ہیں سب
کیا وہ جانے جس نے الفت کی مزہ پائی نہو

غیر کے کہنے سے ہے یہہ ناروا ظلم و ستم
اپنی آنکھوں سے بھلا کوئی خطا پائی نہو

دیجیئے خوانِ کرم سے اب مجھے بہر خدا
آج تک ایسی غذا ہم نے کبھی کھائی نہو

سامنے رکھکر تمھیں جو چار سو ڈھونڈھی اگر
حیف ایسی آنکھ پر جسمیں کہ بینائی نہو

آڑ میں پڑ کے ہو تم ہوں میں شیدا شکر
پھر بھلا کیا لطف حاصل جبکہ یکجائی نہو

جدہر دیکھوں اُدہر بس توہی تو ہو

اجی معشوق ایسا خوبرو ہو
کہ صورت چاندسی و نیک خو ہو

حسین ایسا ملے مجھکو الٰہی
نہ اُس جیسا کوئی بھی خوبرو ہو

کروں میں بند آنکھیں گر الٰہی
اُسی کی شکل میرے روبرو ہو

کماں ایسا بنے سید التقور
جدہر دیکھو اُدہر بس توہی تو ہو

کبھی غائب نہو مری نظر سے
ہمیشہ بس میرے روبرو ہو

جدا ہووے نہ پہلو سے کوئی دم
مری پوری الٰہی آرزو ہو

میرے غائب میں کیوں کرتے شکایت
جو کچھ کہنا ہے کہدو روبرو ہو

نظر ہر شئے میں وہ آئے الٰہی
مجھے مدت سے جس کی جستجو ہو

تمہارے ناز پہ مرتا زمانہ
اجی تم بھی تو کیسے خوبرو ہو

تیری انداز پہ جی اُٹھے مرے
میں قرباں ہائے کیسے خوش گلو ہو

جدہر دیکھوں نظر آجائے شیدا — مرے سینے میں دل میں توہی تو ہو

مرے نالے جو قیامت کا اثر رکھتے ہیں

وہ اگر اپنی نظر فتنہ اثر رکھتے ہیں — ہم بھی کچھ حوصلۂ درد جگر رکھتے ہیں
ہاتھ میں اپنے وہ شمشیر اگر رکھتے ہیں — قتل ہونیکے لئے ہم بھی تو سر رکھتے ہیں
عشق کو اپنے رہنمائی میں کچھ ایسا دیکھا — رہنمائی کو نہ ہم اپنے خضر رکھتے ہیں
اک نہ اک دن تمہیں بیتاب کردیں تو بھلا — مرے نالے جو قیامت کا اثر رکھتے ہیں
غیر کو دم میں سیاہ خاک نہ کردیں تو سہی — مرے آہیں جو جہنم کا اثر رکھتے ہیں
ل ہی جائیگا کسی روز یہہ محنت کا ثمر — جو کہ سرسبز و شاداب شجر رکھتے ہیں
زر نہیں زور نہیں پاس فقط اسکے سوا — آپکی نذر کو ہم لیجیے سر رکھتے ہیں
حضرتِ موسیٰ نہیں جو کہ گریں غش کھاکر — شیدا دعویٰ ہے کہ ہم تاب نظر رکھتے ہیں

رُخ سے برقع کو آقا اُٹھا یا کرو

اپنے شیدا کے دل کو لُبھا یا کرو

جب تو مزہ ہے ہمکو بُلا کر تو اپنے گہر — اور یوں کہیں کہ تم رہو مہمان ہمارے گہر

پیارے دل کو ہمارے لبہایا کرو

شبِ وصال میں منہ اپنا کیوں چھپاتے ہیں — بتاؤ آج یہہ کیسی حیا دکھاتے ہیں

ایسا مُنہ کو نہ اپنے چھپایا کرو

تجھہ میں مجھہ میں پردہ کیا ہے درمیاں کوئی نہو — گُل بنوں میں بو بنے تو دوسرا کوئی نہو

کسی غیر کو واں نہ بٹھایا کرو

خود کو کھو کر بے خودی کی رہنمائی چاہیئے — بے نشان کے ڈھونڈنے کو بے نشانی چاہیئے

ایسے اپنی خودی کو جلایا کرو

خوانِ دل لختِ جگر و نوجوانی چاہیئے — کچھ تو لایق مہمان کے میزبانی چاہیئے

اپنی جان کا بھوگ چڑھایا کرو

آتش فرقت نے یارب کر دیا خانہ خراب ‏ ‏ دل کو دیکھا چیر کر تو ہو گیا جل کر کباب

جلے گھر کو نہ آگ لگایا کرو

جان کا دھوکا جدھر شیدا دہیں رکھا قدم ‏ ‏ میرا دل بھی عاشقی کے فن میں ہے ثابت قدم

کوئی خوف ہزار دلایا کرو

شیدا مجھے کیا فکر میرا یار غنی ہے

ہے جس کا بُتِ دھیان وہ نازک بدنی ہے ‏ ‏ صورت کا اگر خوب تو سیرت کا دھنی ہے

اُٹھ جائے اگر غیر تو محفل سے الٰہی ‏ ‏ پوری ہو تمنا جو میرے دل میں ٹھنی ہے

دیوانہ سمجھکر جو مجھے جلنے سے روکے ‏ ‏ کہدونگا یہہ دربان سے کیا دل میں ٹھنی ہے

ہو جائیگا دربان کو یہہ حکم اُسی دم ‏ ‏ روکو نہ اُسے کیونکہ وہ شیدا دکنی ہے

جب غیر تھے محفل میں تو وہ یہہ بھی نہ پوچھا ‏ ‏ کہ کون ہے اور کس لئے حالت یہہ بنی ہے

جب غیر نے دیکھا تو مجھے یار سے ہمدم ‏ ‏ حسرت سے یہہ کہتے ہیں کہ قسمت کا دھنی ہے

اغیار کے کہنے سے میرے یار مجھے اب ‏ ‏ محفل سے نکالو نہ کہ یہہ دل شکنی ہے

ہو جائیگی نہ دولت میں کمی اے میرے ساقی ‏ ‏ ہم کو دل دے میخانہ کا تو بھا دھنی ہے

جب چاہے تجھے شاہ بے اسباب غم کیف ‏ ‏ شیدا مجھے کیا فکر میرا یار غنی ہے

بنی جی صورتیا دکھانی پڑے گی

بنی جی دیا اب دکھانی پڑے گی ‏ ‏ یہہ تن من کی آگیا بجھانی پڑے گی

نگاہِ کرم ہو خدارا ادہر بھی ‏ ‏ یہہ بگڑی تمہیں کو بنانی پڑے گی

تمہیں ہے سہارا کوئی بیچ دریا ‏ ‏ یہہ نیا تمہیں کو ترانی پڑے گی

کہیں کام ایسے نہیں کچھہ ٹھکانہ ‏ ‏ مگر پیش رب سب نبھانی پڑیگی

جب آئیگا سر پہ وہ خورشید محشر ‏ ‏ تو کملی میں سب کو چھپانی پڑیگی

ندامت سے سر کو جھکا کر کھینگے — حضور آپ ہی کو نبھانی پڑے گی
تڑپنے بلکنے لگیں جو پیاسے — تو بھر بھر کے کوثر پلانی پڑے گی
خطاکار شیدا کو اپنے کسی دن — نبی جی صورتیا دکھانی پڑے گی

اپنے تو رب کو پہچان رے کر دل میں بچار

دھیاں کرے اسپر چاتر — عاشق اپنا آپ ہی بنکر — عین عرب کی چادر لیکر
عرب کیو استھان رے — کر دل میں بچار

جگت کا سارے راج دو لارا — دونوں جہانمیں تجھکو اتارا — بنا کے حق نے اپنا پیارا
اور کیا پر وہان رے — کر دل میں بچار

ابو بکرؓ اور عمرؓ و عثمانؓ — شیر خداؓ کیا ہوئے ہیں قربان — لئے بلیاں جن و انسان
دیکھہ نبی جی کی شان رے — کر دل میں بچار

اپنے پیا کو پانا ہے گر — پہلے من کو جھاڑ جھڑا کر — سن لے کہاوت جی لگا کر
رکھہ اسپر تو دھیان رے — کر دل میں بچار

سئیے پرمت کا ہاتھہ پکڑ جا — خم کا خم تو منہ سے لگا جا — چھوڑ دو رنگی یک رنگ ہو جا
اُمم کو پہچان رے — کر دل میں بچار

رام نام تو ہر دم جپا کر — بیٹھ ادب سے سر کو جھکا کر — اور گرو کا دھیان جما کر
کر اس سے پہچان رے — کر دل میں بچار

دیکھو کیسا پیارا سجن ہے — جس سے روشن سارا چمن ہے — جوت سے اسکے تن من دھن ہے
اس سے یہہ سب گیان رے — کر دل میں بچار

تال دو تالے گھروا بنایا — جھوٹی جگت میں نام کمایا — کام نہ آوے یہہ دھن مایا
اس پر دے تو کان رے — کر دل میں بچار

۵ من عرف نفسہ فقد عرف ربہ

اچھا خاصہ بنکر انسان　شیدا کیوں اب ہو گیا انجان　یاد نہیں کیا تجھکو یہہ فرمان

کل من علیہا فان رے　کر دل میں بچار

ایک پنکھا ہے کہ جو آگ کو بھڑکاتا ہے

اس قدر تیرا تصور مجھے بڑھ جاتا ہے　دیکھتا ہوں میں جدہر تو ہی نظر آتا ہے

جب تیرا دیکھنے کو دل میرا للچاتا ہے　آئینہ ہاتھ میں میرے وہیں آجاتا ہے

رخ روشن کا تیرے دھیاں مجھے آتا ہے　آنکھ لگ جاتی ہے لب بند ہوا جاتا ہے

دور سے دیکھوں تو دل پیار کو للچاتا ہے　جب لیا بوسہ تو منہ آنکھوں سے چھپ جاتا ہے

نام تیرا وہ مبارک کہیں سن پاتا ہوں　یک بیک منہ پہ میرے صل علی آتا ہے

جب اٹھا درد تو بجلی سا تڑپ جاتا ہوں　ہر گھڑی دھیاں مجھے جبکہ ترا آتا ہے

دل میرا جل کے ہوا خاک مگر سینے میں　ایک پنکھا ہے کہ جو آگ کو بھڑکاتا ہے

مینہ برستا ہے تو ہو جاتی ہے دل کی ٹھنڈک　آسمان دل پہ میرے جبکہ ابر آتا ہے

وہیں گم ہو گیا پہنچا جو ادہر اے شیدا　جب کوئی تیری گلی میں اجی آجاتا ہے

زندگی کہتے ہیں دنیا سے گذر جانے کو

سر یہہ حاضر ہے اگر حکم ہو کٹ جانے کو　کون ٹالے گا بھلا آپ کے فرمانے کو

دل یہہ کہتا ہے کہ ہو جاؤں تصدق سر　جس نے آباد کیا ہے مرے ویرانے کو

روح کہتی کہ مری جان ہے وہ نور جمال　کر دیا جس نے منور میرے کاشانے کو

کیا سمائی تیرے کوچے کی ہوا آنکھوں میں　کب بھلا خلد لگیگا تیرے دیوانے کو

فرقت یار میں اٹھی جو گھٹا بے موقع　اشک خوں آنکھ بھی آمادہ ہے برسانیکو

شمع پہ ہوتا ہے قربان تصدق ہر آں　فکر جلنے کی بھلا کب تیرے پروانے کو

کشتۂ عشق محمد ہوں نہ اٹھوں گا کبھی　پاس گر آکے مسیحا میرے سمجھانے کو

عشق کے راز وہ پیدا دل مضطر سے ہوئے　ایک دریا ہے کہ کوزے سے ابل جانیکو

خوفِ محشر مجھے کیوں ہو گا بھلا اے یارو
جب شفیع آپ سا محشر میں ہو بخشانیکو

قولِ مرشد مجھے یاد آتا ہے ہر دم شیدا
زندگی کہتے ہیں دنیا سے گزر جانے کو

سلام

یا حبیب خدا سلام علیک
یا نبیِ مصطفےٰ سلام علیک

اسم عالی ہے آپ کا احمد
مرحبا مرحبا سلام علیک

خُلق میں تم ہو اعظم و اشرف
افضل الاذکیا سلام علیک

سارے نبیوں میں آپ ہیں ظاہر
یا نبیِ الہدیٰ سلام علیک

حق نے بخشی ہے بزرگی ایسی
سید الاصفیا سلام علیک

سارے ولیوں کے آپ ہو سرور
صاحب الاولیا سلام علیک

ہوئے ظاہر تمہیں سے دونوں جہاں
باعثِ دوسرا سلام علیک

تم سے جاری ہے چشمۂ تقویٰ
صاحب الاتقیا سلام علیک

حق نے تمکو کیا شفیع محشر
یا شفیع الوریٰ سلام علیک

کھل گیا بھید ساری ظلمت کا
انت بدر الدجیٰ سلام علیک

ہو گئی ختم آپ پر نبوت
خاتم الانبیا سلام علیک

در پہ اپنے بلالو شیدا کو
مصطفےٰ مصطفےٰ سلام علیک

خادم کمترین شیخ احمد شیدا آخند ہاری
منشی طبیہ خانہ سرانی ساور گاؤں دکن
مرقوم ۱۵ محرم الحرام ۱۳۴۷ھ